پیشگوئی مصلح موعود

پیشگوئی کی حقیقت واہمیت:

انبیاء کی صداقت پر ایک عظیم الشان نشان ان کی وہ پیشگوئیاں ہوتی ہیں جن کی خدا تعالیٰ قبل از وقت انہیں اطلاع دیتا ہے اور پھر وہ پیشگوئیاں اپنے مقررہ وقت پر بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس الٰہی نشان کی حقیقت آشکار کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’جاننا چاہیے کہ خدا تعالیٰ نہایت کریم و رحیم ہے۔ جو شخص اس کی طرف صدق اور صفا سے رجوع کرتا ہے وہ اس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اس سے ظاہر کرتا ہے، اس کی طرف صدق دل سے قدم اٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ میں بڑے بڑے محبت اور وفاداری اور فیض اور احسان اور کرشمۂ خدا ئی دکھلانے کے اخلاق ہیں مگر وہی ان کو پورے طور پر مشاہدہ کرتا ہے جو پورے طور پر اس کی محبت میں محو ہو جاتاہے۔ اگرچہ وہ بڑا کریم و رحیم ہےمگر غنی اور بے نیاز ہے اسی لئے جو شخص اس کی راہ میں مرتا ہے وہی اس سے زندگی پاتا ہے اور جو اس کیلئے سب کچھ کھوتا ہے اسی کو آسمانی انعام ملتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنے والے اس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں جو اول دور سے آگ کی روشنی دیکھے اور پھر اس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اُس آگ میں اپنے تئیں داخل کر دے اور تمام جسم جل جائے اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے۔ اسی طرح کامل تعلق والا دن بہ دن خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ محبت الٰہی کی آگ میں تمام وجود اس کا پڑ جاتا ہے اور شعلۂ نور سے قالب نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ آگ لے لیتی ہے یہ انتہا اس مبارک محبت کا ہے جو خدا سے ہوتی ہے۔ یہ امر کہ خدا تعالیٰ سے کسی کا کامل تعلق اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ صفات الٰہیہ اس میں پیدا ہو جاتی ہیں اور بشریّت کے رذائل شعلۂ نور سے جل کر ایک نئی ہستی پیدا ہوتی ہے اور ایک نئی زندگی نمودار ہوتی ہے جو پہلی زندگی سے بالکل مغائر ہوتی ہے اور جیسا کہ لوہا جب آگ میں ڈالا جائے اور آگ اس کے تمام رگ و ریشہ میں پورا غلبہ کر لے تو لوہا بالکل آگ کی شکل پیدا کر لیتاہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ آگ ہے گو خواص آگ کے ظاہر کرتا ہے اسی طرح جس کو شعلۂ محبت الٰہی سر سے پیر تک اپنے اندر لیتا ہے وہ بھی مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے جس کو اس آگ نے اپنے اندر لے لیا ہے اور اس آگ کے غلبہ کے بعد ہزاروں علامتیں کامل محبت کی پیدا ہو جاتی ہیں کوئی ایک علامت نہیں ہے تا وہ ایک زیرک اور طالب حق پر مشتبہ ہو سکے بلکہ وہ تعلق صدہا علامتوں کے ساتھ شناخت کیا جاتاہے (ایک بڑی علامت کامل تعلق کی یہ ہوتی ہے کہ جس طرح خدا ہر ایک چیز پر غالب ہے اسی طرح وہ ہر ایک دشمن اور مقابلہ کرنے والے پر غالب رہتا ہے: کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ۔مِنْہُ۔من جملہ اس علامت کے یہ بھی ہے کہ خدائے کریم اپنا فصیح اور لذیذ کلام وقتاً فوقتاً اُس کی زبان پر جاری کرتا رہتا ہے جو الٰہی شوکت اور برکت اور غیب گوئی کی کامل طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور ایک نور اُس کے ساتھ ہوتا ہے جو بتلاتا ہے کہ یہ یقینی امر ہے ظنی نہیں ہے۔ اور ایک ربّانی چمک اُس کے اندر ہوتی ہے اور کدورتوں سے پاک ہوتا ہے اور بسا اوقات اور اکثر اور اَغلب طور پر وہ کلام کسی زبردست پیشگوئی پر مشتمل ہوتاہے اور اس کی پیشگوئیوں کا حلقہ نہایت وسیع اور عالمگیر ہوتا ہے اور وہ پیشگوئیاں کیا باعتبار کمیت اور کیا باعتبار کیفیت بے نظیر ہوتی ہیں کوئی اُن کی نظیر پیش نہیں کر سکتا اور ہیبت الٰہی ان میں بھری ہوئی ہوتی ہے اور قدرت تامہ کی وجہ سے خدا کا چہرہ ان میں نظر آتا ہے اور اُس کی پیشگوئیاں نجومیوں کی طرح نہیں ہوتیں بلکہ اُن میں محبوبیت اور قبولیت کے آثار ہوتے ہیں اور ربّانی تائید اور نصرت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اور بعض پیشگوئیاں اس کے اپنے نفس کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض اپنی اولاد کے متعلق اور بعض اس کے دوستوں کے متعلق اور بعض اس کے دشمنوں کے متعلق اور بعض عام طور پر تمام دنیا کیلئے اور بعض اس کی بیویوں اور خوشیوں کے متعلق ہوتی ہیں اور وہ امور اُس پر ظاہر ہوتے ہیں جو دوسروں پر ظاہر نہیں ہوتے اور وہ غیب کے دروازے اُس کی پیشگوئیوں پر کھولے جاتے ہیں جو دوسروں پر نہیں کھولے جاتے۔ خدا کا کلام اس پر اسی طرح نازل ہوتا ہے جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں اور رسولوں پر نازل ہوتا ہے اور وہ ظن

سے پاک اور یقینی ہوتا ہے یہ شرف تو اُس کی زبان کو دیا جاتا ہے کہ کیا باعتبار کمیت اور کیا باعتبار کیفیت ایسا بے مثل کلام اس کی زبان پر جاری کیا جاتا ہے کہ دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور اُس کی آنکھ کو کشفی قوت عطا کی جاتی ہے جس سے وہ مخفی درمخفی خبروں کو دیکھ لیتا ہے اور بسا اوقات لکھی ہوئی تحریریں اس کی نظر کے سامنے پیش کی جاتی ہیں اور مردوں سے زندوں کی طرح ملاقات کر لیتا ہے اور بسا اوقات ہزاروں کوس کی چیزیں اُس کی نظر کے سامنے ایسی آ جاتی ہیں گویا وہ پیروں کے نیچے پڑی ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 16 تا 18)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں دلائل دیتے ہوئے اپنی تصنیف دعوۃ الامیر میں تحریر فرماتے ہیں:

"دسویں دلیل آپ علیہ السلام کی صداقت کی کہ وہ بھی درحقیقت سینکڑوں بلکہ ہزاروں دلائل پر مشتمل ہے یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نہایت کثرت سے اپنے غیب پر مطلع کیا تھا۔ پس معلوم ہوا کہ آپ علیہ السلام خد اتعالیٰ کے فرستادہ تھے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (سورۃ جن) یعنی وہ غیب پر کثرت سے اطلاع دیتا مگر اپنے رسولوں کو۔ (اَظْهَرَ عَلَيْهِ کے معنی ہیں اس کو اس پر غلبہ دیا)پس جس شخص کو کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع ملے اور اس پر وحی مصفیٰ پانی کی طرح ہو جو ہر قسم کی کدورت سے پاک ہو اور روشن نشان اُس کو دیئے جاویں اور عظیم الشان امور سے قبل از وقت اسے آگاہ کیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کا امور ہے اور اس کا انکار کرنا گویا قرآن کریم کا انکار ہے جس نے یہ قاعدہ بیان فرمایا ہے اور سب نبیوں کا انکار کرنا ہے جنہوں نے اپنی صداقت کے ثبوت میں ہمیشہ اس امر کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ بائبل میں بھی آتا ہے کہ جھوٹے نبی کی علامت ہے کہ جو بات وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہے وہ پوری نہ ہو۔

اس معیار کے ماتحت جب ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو دیکھتے ہیں تو آپ علیہ السلام کی سچائی ایسے دن کی طرح نظر آتی ہے جس کا سورج نصف النہار پر ہو۔ آپ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے اس کثرت اور اس تواتر کے ساتھ غیب کی خبریں ظاہر کیں کہ رسول کریمؐ کے سوا اور کسی نبی کی پیشگوئیوں میں اس کی نظیر نہیں ملتی بلکہ سچ یہ ہے کہ ان کی تعداد اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ اگر ان کو تقسیم کیا جائے تو کئی نبیوں کی نبوت ان سے ثابت ہو جائے۔"

(دعوۃ الامیر انوار العلوم جلد 7 صفحہ 516 تا 517)

پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف براہین احمدیہ کی اشاعت کے بعد جبکہ تمام مذاہب آپ علیہ السلام کے مخالف ہوگئے اور خود مسلمانوں میں بھی ایک طبقہ ایسا تھا جس نے آپ علیہ السلام کے خلاف لکھنا شروع کر دیا تو آپ علیہ السلام کے دل میں سخت درد پیدا ہوا اور آپ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے یہ دعائیں مانگنی شروع کیں کہ تو مجھے اپنی تائید سے ایسا موقع بہم پہنچا کہ میں ان تمام وساوس کو جو اسلام کے خلاف پھیلائے جاتے ہیں اور ان تمام حملوں کو جو اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ

وسلم پر کئے جاتے ہیں کامیابی سے دور کر سکوں نیز قادیان کے ہندوؤں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام ایک خط لکھا جس میں لکھا کہ :

ساہوکران و دیگر ہندو صاحبان قادیان کا خط بنام مرزا صاحب علیہ السلام:

مرزا صاحب مخدوم و مکرم مرزا غلام احمد صاحب سلمہٗ

بعد ما وجب بکمال ادب عرض کی جاتی ہے کہ جس حالت میں آپ نے لنڈن اور امریکہ تک اس مضمون کے رجسٹری شدہ خط بھیجے ہیں کہ جو طالب صادق ہو اور ایک سال تک ہمارے پاس آ کر قادیان میں ٹھہرے تو خدائے تعالیٰ اس کو ایسے نشان دربارۂ اثبات حقیت اسلام ضرور دکھائے گا کہ جو طاقت انسانی سے بالاتر ہوں سو ہم لوگ جو آپ کے ہمسایہ اور ہم شہری ہیں، لنڈن اور امریکہ والوں سے زیادہ تر حق دار ہیں۔

ہاں ایسے نشان ضرور چاہئیں جو انسانی طاقتوں سے بالا تر ہوں۔ جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ وہ سچا اور پاک پرمیشر بوجہ آپ کی راست بازی دینی کے عین محبت اور کرپا کی راہ سے آپ کی دعاؤں کو قبول کر لیتا ہے اور قبولیت دعا سے قبل از وقوع اطلاع بخشتا ہے یا آپ کو اپنے بعض اسرار خاصہ پر مطلع کرتا ہے اور بطور پیشگوئی ان پوشیدہ بھیدوں کی خبر آپ کو دیتا ہے یا ایسے عجیب طور سے آپ کی مدد اور حمایت کرتا ہے جیسے وہ قدیم سے اپنے برگزیدوں اور مقربوں اور بھگتوں اور خاص بندوں سے کرتا آیا ہے۔

ہم سرا سر سچائی اور راستی سے اپنے پرمیشر کو حاضر ناظر جان کر یہ اقرار نامہ لکھتے ہیں اور اسی سے اپنی نیک نیتی کا قیام چاہتے ہیں اور سال جو نشانوں کے دکھانے کے لئے مقرر کیا گیا ہے وہ ابتدائے ستمبر 1885ء سے شمار کیا جاوے گا جس کا اختتام ستمبر 1886ء کے اخیر تک ہو جائے گا۔

العبد:

لچھمن رام بقلم خود۔ جو اس خط میں ہم نے لکھا ہے اس کے موافق عمل کریں گے۔

پنڈت بھارا مل بقلم خود۔ بشن داس ولد رعدا ساہو کار بقلم خود۔ منشی تارا چند کھتری بقلم خود۔ پنڈت نہال چند۔ سنت رام۔ فتح چند۔ پنڈت ہرکرن۔ پنڈت بیجناتھ چودھری بازار قادیان۔ بشن داس ولد ہیرا نند برہمن۔

(مجموعہ اشتہارات جلد1 صفحہ 89 ۔ 90 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خط کے جواب میں تحریر فرمایا :

”بعد ماوجب! آپ صاحبوں کا عنایت نامہ جس میں آپ نے آسمانی نشانوں کے دیکھنے کے لئے درخواست کی ہے مجھ کو ملا............ آپ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر آپ صاحبان ان عہود کے پابند رہیں گے کہ جو اپنے خط میں آپ لوگ کر چکے ہیں تو ضرور خدائے قادر مطلق جل شانہٗ کی تائید و نصرت سے ایک سال تک کوئی ایسا نشان آپ کو دکھلایا جائے گا جو انسانی طاقت سے بالاتر ہو۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد1 صفحہ 91 جدید ایڈیشن)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعاؤں اور استخاروں سے کام لینا شروع کر دیا کہ الٰہی بعض مقامات بھی خاص طور پر بابرکت ہوتے ہیں تو اپنے خاص فضل سے اس بارہ میں بھی میری رہنمائی فرما کہ میں یہ دعائیں کہاں کروں اور کس جگہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کیلئے دعائیں کرنے کیلئے جاؤں۔ ان دعاؤں اور استخاروں کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا گیا کہ ”تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہو گی“ (تذکرہ صفحہ 647)۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنوری

1886ء کو ہوشیار پور کی طرف سفر کیلئے روانہ ہوئے۔ آپ علیہ السلام کے ساتھ تین افراد تھے۔ آپ علیہ السلام نے جانے سے قبل ہوشیار پور میں اپنے دوست شیخ مہر علی رئیس ہوشیار پور کو خط لکھا کہ مکان کا انتظام کر دیں۔ چنانچہ میاں عبداللہ سنوری کی روایت مندرج سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ 56-55 کے مطابق انہوں نے اپنا ایک مکان جو کسی وقت طویلہ کے کام آتا تھا خالی کر دیا۔ ہوشیار پور پہنچ کر حضور علیہ السلام نے اس مکان کے بالا خانہ میں قیام فرمایا۔ چنانچہ چالیس دن آپ علیہ السلام نے اس بالاخانہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور علیحدگی میں دعائیں کیں۔ اس دوران میں آپ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض عظیم الشان انکشافات ہوئے جن کی بنا پر آپ علیہ السلام نے ''اخبار ریاض ہند'' کو 20فروری1886ء کو ایک اشتہار لکھا جس میں آپ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی عظیم الشان خوشخبری پیشگوئی مصلح موعود کی خبر دی۔

(ماخوذ از'' الموعود'' صفحہ 11 تا13)

پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ:

'' 20رفروری 1886ء

پہلی پیشگوئی بالہام اللہ تعالیٰ و اِعلامہٗ عزّ و جل خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَـاْنُہٗ وَ عَزَّاِسۡمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایہ قبولیت جگہ دی اور تیر ے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تما م نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔''سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذُرّیت ونسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نوراللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اورعظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا، (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَـظۡھَـرُالۡاَوَّلِ وَالۡآخِـرِ مَظۡھَرُ الۡحَقِّ وَالۡعُلَآءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور

خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَقْضِيًّا۔''

(ریاض ہند امرتسر یکم مارچ 1886ء صفحہ 147 مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 95-96)

پیشگوئی مصلح موعود کی باون علامات:

یہ پیشگوئی بڑی تفصیلی ہے جس سے ظاہر ہے کہ آنے والا کئی قسم کی خصوصیات کا حامل ہو گا۔ چنانچہ اگر اس پیشگوئی کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی میں آنے والے موعود کی مندرجہ ذیل علامات بیان کی گئی ہیں:

پہلی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قدرت کا نشان ہو گا۔
دوسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ رحمت کا نشان ہو گا۔
تیسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قربت کا نشان ہو گا۔
چوتھی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فضل کا نشان ہو گا۔
پانچویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ احسان کا نشان ہو گا۔
چھٹی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحب شکوہ ہو گا۔
ساتویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحب عظمت ہو گا۔
آٹھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحب دولت ہو گا۔
نویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مسیحی نفس ہو گا۔
دسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔
گیارھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ اللہ ہو گا۔
بارھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت اور غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہو گا۔
تیرھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ سخت ذہین ہوگا۔
چودھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ سخت فہیم ہوگا۔
پندرھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دل کا حلیم ہوگا۔
سولھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ علوم ظاہری سے پر کیا جائے گا۔
سترھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ علوم باطنی سے پر کیا جائے گا۔
اٹھارویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا۔
انیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ دو شنبہ کا اس کے ساتھ خاص تعلق ہو گا۔
بیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فرزند دلبند ہو گا۔
اکیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ گرامی ارجمند ہو گا۔
بائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر الاوّل ہو گا۔
تئیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر الآخر ہو گا۔
چوبیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر الحق ہو گا۔

پچیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر العلا ہو گا۔
چھبیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ کا مصداق ہو گا۔
ستائیویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا نزول بہت مبارک ہو گا۔
اٹھائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا نزول جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔
انتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ نور ہو گا۔
تیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ خدا کی رضامندی کے عطر سے ممسوح ہو گا۔
اکتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا اس میں اپنی روح ڈالے گا۔
بتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔
تینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔
چونتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہو گا۔
پینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔
چھتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔
سینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔
اَڑتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دیر سے آنے والا ہوگا۔
اُنتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ دور سے آنے والا ہوگا۔
چالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فخر رُسل ہو گا۔
اِکتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کی ظاہری برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔
بیالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کی باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔
تینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ یوسف کی طرح اس کے بڑے بھائی اس کی مخالفت کریں گے۔
چوالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ بشیر الدولہ ہو گا۔
پینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ شادی خاں ہو گا۔
چھیالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عالم کباب ہو گا۔
سینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہو گا۔
اڑتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ العزیز ہو گا۔
انچاسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ اللہ خاں ہو گا۔
پچاسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ناصر الدین ہو گا۔
اکیاونویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فاتح الدین ہو گا۔
باونویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بشیر ثانی ہو گا۔

(''الموعود'' تقریر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ صفحہ 71 تا 75)

بشیر اوّل کی پیدائش اور وفات پر مخالفین کا شوروغوغہ:

پیشگوئی مصلح موعود 20/فروری 1886ء کی اشاعت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 22/مارچ 1886ء کو ایک

اشتہار شائع کیا جس میں آپ علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیدائش کے متعلق تحریر فرمایا کہ:

’’ ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی 9برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ98جدید ایڈیشن)

اس پیشگوئی کے بعد 7؍اگست 1887ء بروز یک شنبہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا جو 4 نومبر1888ء کو اسی روز یعنی یک شنبہ کو وفات پا گیا جس پر مخالفین نے شور مچایا۔ اس لڑکے یعنی بشیر اوّل کی وفات کے بعد حضور علیہ السلام نے سبز اشتہار کے نام سے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپ علیہ السلام نے فرمایا:

’’ واضح ہو کہ اس عاجز کے لڑکے بشیر احمد کی وفات سے جو 7 اگست1887ء روز یک شنبہ میں پیدا ہوا تھا اور 4 نومبر1888ء کو اسی روز یک شنبہ میں ہی اپنی عمر کے سولھویں مہینے میں بوقت نماز صبح اپنے معبود حقیقی کی طرف واپس بلایا گیا عجیب طور کا شور وغوغا خام خیال لوگوں میں اٹھا اور رنگا رنگ کی باتیں خویشوں وغیرہ نے کیں اور طرح طرح کی نافہمی اور کج دلی کی رائیں ظاہر کی گئیں۔ مخالفین مذہب جن کا شیوہ بات بات میں خیانت و اِفترا ہے انہوں نے اس بچے کی وفات پر انواع و اقسام کی افترا گھڑنی شروع کی۔ سو ہر چند ابتدا میں ہمارا ارادہ نہ تھا کہ اس پسر معصوم کی وفات پر کوئی اشتہار یا تقریر شائع کریں اور نہ شائع کرنے کی ضرورت تھی۔ کیونکہ کوئی ایسا امر درمیان نہ تھا کہ کسی فہیم آدمی کی ٹھوکر کھانے کا موجب ہو سکے لیکن جب یہ شور وغوغا انتہا کو پہنچ گیا اور کچے اور ابلہ مزاج مسلمانوں کے دلوں پر بھی اس کا مضر اثر پڑتا ہوا نظر آیا تو ہم نے محض للہ یہ تقریر شائع کرنا مناسب سمجھا۔ اب ناظرین پر منکشف ہو کہ بعض مخالفین پسر متوفی کی وفات کا ذکر کر کے اپنے اشتہارات و اخبارات میں طنز سے لکھتے ہیں کہ یہ وہی بچہ ہے جس کی نسبت اشتہار 20 فروری 1886ء و 8 اپریل 1886ء اور 7 اگست1887ء میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ بعضوں نے اپنی طرف سے افتراء کر کے یہ بھی اپنے اشتہار میں لکھا کہ اس بچہ کی نسبت یہ الہام بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ یہ بادشاہوں کی بیٹیاں بیاہنے والا ہو گا۔ لیکن ناظرین پر منکشف ہو کہ جن لوگوں نے یہ نکتہ چینی کی ہے انہوں نے بڑا دھوکا کھایا ہے یا دھوکا دینا چاہا ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ماہ اگست 1887ء تک جو پسر متوفی کی وفات کا مہینہ ہے،*جس قدر اس عاجز کی طرف سے اشتہار چھپے ہیں جن کا لیکھرام پشاوری نے وجہ ثبوت کے طور پر اپنے اشتہار میں حوالہ دیا ہے۔ ان میں سے کوئی شخص ایک ایسا حرف بھی پیش نہیں کر سکتا جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہو کہ مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا تھا جو فوت ہو گیا ہے۔‘‘

(*یہ سہو کاتب ہے صحیح بجائے ’’وفات‘‘ کے ’’پیدائش‘‘ ہے ۔ شمس)

(سبز اشتہار روحانی خزائن جلد2صفحہ2-1)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’آج تک ہم نے کسی اشتہار میں نہیں لکھا کہ یہ لڑکا عمر پانے والا ہو گا اور نہ یہ کہا کہ یہی مصلح موعود ہے۔ بلکہ ہمارے اشتہار 20؍فروری 1886ء میں بعض ہمارے لڑکوں کی نسبت یہ پیشگوئی موجود تھی کہ وہ کم عمری میں فوت ہوں گے ۔ پس سوچنا چاہئے کہ اس لڑکے کی وفات سے ایک پیش گوئی پوری ہوئی یا جھوٹی نکلی بلکہ جس قدر ہم نے لوگوں میں الہامات شائع کئے اکثر اُن کے اِس لڑکے کی وفات پر دلالت کرتے تھے۔ چنانچہ

20 فروری 1886ء کے اشتہار کی یہ عبارت کہ ایک خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ یہ مہمان کا لفظ درحقیقت اسی لڑکے کا نام رکھا گیا تھا اور یہ اس کی کم عمری اور جلد فوت ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روز رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جاوے اور جو قائم مقام ہو اور دوسروں کو رخصت کرے اس کا نام مہمان نہیں ہو سکتا۔ اور اشتہار مذکور کی یہ عبارت کہ وہ رجس سے (یعنی گناہ سے) بکلی پاک ہے یہ بھی اس کی صغرسنی کی وفات پر دلالت کرتی ہے اور یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیے کہ جس پیش گوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق کی جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرضِ التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔“

(سبز اشتہار روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 366۔367)

مصلح موعود کی دیگر علامات:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”سو اے وے لوگو! جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔“

(سبز اشتہار روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 463)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں مصلح موعود کے متعلق جن صفات کا تذکرہ فرمایا ہے وہ درج ذیل ہیں:

”ایک اولو العزم پیدا ہو گا۔ وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہو گا۔ وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند **مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ**“ ۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 442-443)

”**سَيُوْلَدُ لَكَ الْوَلَدُ وَ يُدْنٰى مِنْكَ الْفَضْلُ اِنَّ نُوْرِىْ قَرِيْبٌ۔**
اور تجھے ایک بیٹا عطا ہو گا اور فضل تجھ سے قریب کیا جائے گا۔“

(دافع الوساوس روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 266-267)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

”اور خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا۔ اور مظہر الحق والعلاء ہوگا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔ **وَ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ** ۔ دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا کی میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہو گا۔ یہ

باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''
(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد17 صفحہ 181-182)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیدائش:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 12 جنوری 1889ء کو شرائط بیعت پر مشتمل ایک اشتہار بعنوان تکمیل تبلیغ شائع فرمایا جس میں آپؑ نے اپنے دوسرے بیٹے بشیر الدین محمود احمد کی پیدائش کی خبر دی۔

''خدائے عز و جل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی 1888ء و اشتہار دسمبر 1888ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہو گا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہو گا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج 12 جنوری 1889ء میں مطابق 9 جمادی الاول 1306ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر بفضلہٖ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاول کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی ائے گی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہو گا۔ اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدئے عز و جل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کر لے۔ مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا:

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدۂ ز راہ دور آمدۂ

پس اگر حضرت باری جل شانہٗ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاول بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔ ورنہ وہ بفضلہٖ تعالیٰ دوسرے وقت پر آئے گا اور ہمارے بعض حاسدین کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہماری کوئی ذاتی غرض اولاد کے متعلق نہیں اور نہ کوئی نفسانی راحت ان کی زندگی سے وابستہ ہے۔ پس یہ ان کی بڑی غلطی ہے کہ جو انہوں نے بشیر احمد کی وفات پر خوشی ظاہر کی اور بغلیں بجائیں۔ انہیں یقیناً یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ہماری اتنی اولاد ہو جس قدر درختوں کے تمام دنیا میں پتے ہیں او وہ سب فوت ہو جائیں تو ان کا مرنا ہماری سچی اور حقیقی لذت اور راحت میں کچھ خلل انداز نہیں ہو سکتا۔ ممیت کی محبت میت کی محبت سے اس قدر ہمارے دل پر زیادہ تر غالب ہے کہ اگر وہ محبوب حقیقی خوش ہو تو ہم خلیل اللہ کی طرح اپنے کسی پیارے بیٹے کو بدست خود ذبح کرنے کو تیار ہیں کیونکہ واقعی طور پر بجز اس ایک کے ہمارا کوئی پیارا نہیں۔ **جَلَّ شَاۤنُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔ منہ**

(مجموعہ اشتہارات جلد1 صفحہ 160 و 161 حاشیہ)

کامل انکشاف پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصلح موعود کے متعلق نشاندہی:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے۔ اس کے پید ا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی 1888ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر 1888ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا۔ پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے کے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ اشتہار پڑے ہوئے ہوں گے اور ایسا ہی دہم جولائی 1888ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہوں گے پھر جب کہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی۔ اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو۔ تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے 12/جنوری 1889ء کو مطابق 9/جمادی الاول 1306ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔ اور اس کے پیدا ہونے کی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے۔ جس کے عنوان پر تکمیل تبلیغ موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے جس میں بیعت کی دس شرائط مندرجہ ہیں اور اس کے صفحہ 4 میں یہ الہام پسر موعد کی نسبت ہے:

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد

دیر آمدۂ ز راہ دور آمدۂ''

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد15 صفحہ 219)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :

''ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہو گیا تو نادان مولویوں اور اُن کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار اُن کو کہا گیا کہ 20 فروری 1886ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔ پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خورد سالی میں فوت ہو جاتا تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے۔ تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر 1888ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری 1889ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد22 صفحہ 373 و 374)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

''میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے۔ ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود۔ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کیلئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر 1888ء ہے اور یہ اشتہار مؤرخہ یکم دسمبر 1888ء ہزاروں آدمیوں میں شائع کیا گیا۔ اب تک اس میں سے بہت سے اشتہارات میرے پاس موجود ہیں۔''

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد15 صفحہ 214)

’’پھر ایک اور نشان یہ ہے جو یہ تین لڑکے جو موجود ہیں ہر ایک کے پیدا ہونے سے پہلے اس کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ محمود جو بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی معہ محمود کے نام کے موجود ہے جو پہلے کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا۔ جو رسالہ کی طرح کئی ورقوں کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم روحانی خزائن جلد11صفحہ299)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہو گا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کیلئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کے میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔‘‘

(سراج منیر روحانی خزائن جلد12صفحہ36)

’’چونتیسواں نشان یہ ہے کہ میرا ایک لڑکا فوت ہو گیا تھا اور مخالفوں نے جیسا کہ ان کی عادت ہے اس لڑکے کے مرنے پر بڑی خوشی ظاہر کی تھی تب خدا نے مجھے بشارت دے کر فرمایا کہ اس کے عوض میں جلد ایک اور لڑکا پیدا ہو گا جس کا نام محمود ہو گا اور اس کا نام ایک دیوار پر لکھا ہوا مجھے دکھایا گیا تب میں نے ایک سبز رنگ کا اشتہار میں ہزارہا موافقوں اور مخالفوں میں یہ پیشگوئی شائع کی اور ابھی 70دن پہلے لڑکے کی موت پر نہیں گزرے تھے کہ یہ لڑکا پیدا ہو گیا اور اس کا نام محمود احمد رکھا گیا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد22صفحہ227)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت پیر منظور محمد رضی اللہ عنہ کے مطابق پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق:

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ کے دوران اور بعد میں مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد پورا وثوق اور یقین کامل رکھتے تھے کہ پسر موعود حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی ہیں۔ چنانچہ پیر منظور محمد صاحب نے 10/ستمبر1913ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ: ’’مجھے آج حضرت اقدس (مسیح موعود) علیہ السلام کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ چل گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب (حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد۔ ناقل) ہی ہیں۔‘‘ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

’’ ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں۔‘‘

حضرت پیر صاحب موصوف رضی اللہ عنہ نے یہی الفاظ لکھ کر تصدیق کیلئے پیش کئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا:

’’ یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں۔‘‘

(دستخط)

نورالدین

10 دسمبر 1913ء

حضرت پیر صاحب رضی اللہ عنہ نے خلافت ثانیہ کے ابتدائی ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مصلح موعود ہونے کے بارہ میں ”پسر موعود“ کے نام سے ایک لاجواب رسالہ شائع کیا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی اس تحریر کو بھی چھاپ دیا۔“

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 485)

مصلح موعود کی نشاندہی۔ تقریر حضرت مولوی محمد احسن صاحب:

”اور ان الہامات میں سے ایک یہ بھی الہام تھا کہ **اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَآءِ**.... **الخ** جو اس حدیث کی پیشگوئی کے مطابق تھا جو مسیح موعود کے بارے میں ہے کہ **یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ** ۔ یعنی آپ علیہ السلام کے ہاں ولد صالح عظیم الشان پیدا ہو گا۔ چنانچہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجود ہیں۔ من جملہ ذریت طیبہ کے اس تھوڑی سے عمر میں جو خطبہ انہوں نے چند آیات قرآنی کی تفسیر میں بیان فرمایا اور سنایا ہے اور جس قدر معارف اور حقائق بیان کئے ہیں وہ بے نظیر ہیں۔ اب کوئی انہیں معمولی سمجھے اور کہے یہ تو کل کے بچے ہیں۔ ابھی ہمارے ہاتھوں میں پلے ہیں اور کھیلتے کودتے پھرتے تھے تو یاد رہے یہ فرعونی خیالات ہیں۔
پس جبکہ صدہا یہ الہام زور شور پورے ہوئے کہ جو الہام ذریت طیبہ کیلئے ہیں کیا وہ پورے نہ ہوں گے۔ **کَلَّا وَحَاشَا** ضرور پورے ہوں گے ۔ **اَیُّهَا الْاَحْبَابُ**! ان الہامات پر بھی کامل ایمان ہونا چاہیے ۔ ایسا نہ ہو کہ **نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نُکَفِّرُ بِبَعْضٍ** کی وعید میں کوئی آ جائے۔ نعوذ باللہ خصوصاً ایسی حالت میں کہ آثار ان الہامات کے پورے ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے ہماری کل جماعت کے وہ امام ہیں اور انہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں ایسی غیر معمولی ترقی کی ہے جیسے کہ الہام میں تھی اور میں نے تو ارہاص کے طور پر یہ سب ارشاد مشاہدہ کئے ہیں اس لئے میں مان چکا ہوں کہ یہی وہ فرزند ارجمند ہیں جن کا نام محمد احمد سبز اشتہار میں موجود ہے۔

(ضمیمہ اخبار بدر مطبوعہ 26 جنوری 1911ء صفحہ 2 تا 4)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا دعویٰ مصلح موعود :

”گو میں پہلے بھی مختلف مقامات پر اس کا اعلان کر چکا ہوں مگر اب جبکہ ساری جماعت یہاں جمع ہے میں اس کے سامنے ایک بار پھر یہ اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور اسی کے انکشاف کے ماتحت میں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ مصلح موعود جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے ماتحت دنیا میں آنا تھا اور جس کے متعلق یہ مقدر تھا کہ وہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے جلالی نشانات کا حامل ہو گا وہ میں ہی ہوں اور میرے ذریعہ ہی وہ پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اپنے ایک موعود بیٹے کے متعلق فرمائی تھیں یاد رہے کہ میں کسی خوبی کا اپنے لئے دعوے دار نہیں ہوں۔ میں فقط خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے خدا

تعالیٰ نے مجھے ہتھیار بنایا ہے اس سے زیادہ نہ مجھے کوئی دعویٰ ہے نہ مجھے کسی دعویٰ میں خوشی ہے۔ میری ساری خوشی اسی میں ہے کہ میری خاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھیتی میں کھاد کے طور پر کام آ جائے اور اللہ تعالیٰ مجھ پر راضی ہو جائے۔ اور میرا خاتمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے قیام کی کوشش پر ہو۔''

(''الموعود'' تقریر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرمودہ 28 دسمبر 1944ء بمقام قادیان 66 تا 68)

دعویٰ مصلح موعود کے متعلق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کا حلفیہ اعلان:

''میں کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور مجھے ہی اللہ تعالیٰ نے ان پیشگوئیوں کا مورد بنایا ہے جو ایک آنے والے موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائیں۔ جو شخص سمجھتا ہے کہ میں نے افترا سے کام لیا ہے یا اس بارہ میں جھوٹ اور کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے وہ آئے اور اس معاملہ میں میرے ساتھ مباہلہ کر لے اور یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مؤکد بعذاب قسم کھا کر اعلان کر دے کہ اسے خدا نے کہا ہے کہ میں جھوٹ سے کام لے رہا ہوں پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اپنے آسمانی نشانات سے فیصلہ فرما دے گا کہ کون کاذب ہے اور کون صادق..........غرض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ مجھے بتادیا ہے کہ وہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور اب دشمنان اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجت کر دی ہے اور ان پر یہ امر واضح کر دیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو اسلام کو جھوٹا کہتے ہیں کاذب ہیں وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب کہتے ہیں۔ خدا نے اس عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔''

(''الموعود'' تقریر حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ صفحہ 207 تا 209)

پیشگوئی مصلح موعود میں مذکور علامات کا ظہور:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''پہلی پیشگوئی یہ کی گئی تھی کہ وہ علوم ظاہری سے پُر کیا جائے گا۔ اس پیشگوئی کا مفہوم یہ ہے کہ وہ علم ظاہری سیکھے گا نہیں بلکہ خدا کی طرف سے اسے یہ علوم سکھائے جائیں گے یہ امر یاد رکھنا چاہیے کہ یہاں یہ نہیں کہا گیا کہ وہ علوم ظاہری میں خوب مہارت رکھتا ہو گا بلکہ الفاظ یہ ہیں کہ وہ علوم ظاہری سے پُر کیا جائے گا۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ کوئی اور طاقت اسے یہ علوم ظاہری سکھائے گی۔ اس کی اپنی کوشش اور محنت اور جدوجہد کا اس میں دخل نہیں ہو گا۔ یہاں علوم ظاہری سے مراد حساب اور سائنس وغیرہ علوم نہیں ہو سکتے کیونکہ یہاں '' پُر کیا جائے گا'' کے الفاظ ہیں جو ظاہر کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے یہ علوم سکھائے جائیں گے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے سائنس اور حساب اور جغرافیہ وغیرہ علوم نہیں سکھائے جاتے بلکہ دین اور قرآن سکھلایا جاتا ہے۔ پس پیشگوئی کے ان الفاظ کا کہ وہ علوم ظاہری سے پُر کیا جائیگا یہ مفہوم ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علوم دینیہ اور قرآنیہ سکھلائے جائیں گے اور خدا خود اس کا معلم ہوگا۔''

(''الموعود'' تقریر حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ صفحہ 76)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا اور وہ چشمۂ روحانی جو میرے سینہ میں پھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں ہے بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہے تو میں ہر وقت اس سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن میں جانتا ہوں آج دنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو خدا نے مجھے علم قرآن بخشا ہے اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے خدا نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں۔ اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔ دنیا زور لگالے وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے۔ دنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقت ور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں۔ پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا۔ اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا۔ جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔''

(''الموعود'' تقریر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ صفحہ 210 تا 212)

''دوسری خبر اس پیشگوئی میں یہ دی گئی تھی کہ وہ باطنی علوم سے پر کیا جائے گا۔ باطنی علوم سے مراد وہ علوم مخصوصہ ہیں جو خدا تعالیٰ سے خاص ہیں جیسے علم غیب ہے جسے وہ اپنے ایسے بندوں پر ظاہر کرتا ہے جن کو وہ دنیا میں کوئی خاص خدمت سپرد کرتا ہے تا کہ خدا تعالیٰ سے ان کا تعلق ظاہر ہو اور وہ ان کے ذریعہ سے لوگوں کے ایمان تازہ کر سکیں سو اس شق میں بھی اللہ تعالیٰ نے مجھ پر خاص عنایت فرمائی ہے اور سینکڑوں خوابیں اور الہام مجھے ہوئے ہیں جو علوم غیب پر مشتمل ہیں۔''

(''الموعود'' تقریر حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ صفحہ 99)

''تیسری پیشگوئی یہ کی گئی تھی کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور اسلام کی تبلیغ اس کے ذریعہ سے مختلف ملکوں میں ہوگی۔ یہ پیشگوئی بھی ایسے رنگ میں پوری ہوئی ہے کہ دشمن سے دشمن بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

اس طرح میرے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی جو تبلیغ ہوئی ہے وہ ساری دنیا پر حاوی ہو جاتی ہے ان میں سے کئی مقامات ایسے ہیں جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی بری جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ انگلستان میں ہماری بڑی جماعت ہے۔ اسی طرح اٹلی میں بھی جماعت کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ہنگری میں بھی جماعت کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ عراق میں بھی جماعت کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ فلسطین میں بھی نہایت اعلیٰ درجہ کا اخلاص رکھنے والی جماعت پائی جاتی ہے۔ وہ لوگ اپنا رسالہ نکالتے اور عربی ممالک میں تبلیغ احمدیت کا کام

بڑے جوش اور اخلاص کے ساتھ سر انجام دیتے ہیں۔ اسی طرح مصر میں بھی ہماری جماعت پائی جاتی ہے اور اب تو سوڈان اور ایبے سینیا میں بھی ایک ایک دو دو احمدی خداتعالیٰ کے فضل سے پیدا ہو گئے ہیں۔ ویسٹ افریقہ میں تو ہماری اتنی بڑی جماعت قائم ہے کہ اس کی تعداد 75ہزار کے قریب پہنچ گئی ہے۔ غرض دنیا کے چاروں کونوں میں احمدیت میرے زمانہ میں اور میرے ذریعہ سے پھیلی اور ہزارہا لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے نام سے آشنا نہ تھے، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے آشنا نہ تھے، جو اسلام کے دشمن، عیسائی مذہب کے پیرو یا بت پرست تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو میرے ذریعہ سے اسلام میں داخل کیا اور اس طرح مجھے اس پیشگوئی کو پورا کرنے والا بنایا جو مصلح موعود کے متعلق کی گئی تھی کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔''

(''الموعود'' تقریر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ صفحہ 147۔150۔151)

''ایک پیشگوئی یہ کی گئی تھی کہ وہ اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو بھی میرے ذریعہ سے پورا کیا۔ اوّل تو اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے اُن قوموں کو ہدایت دی جن کی طرف مسلمانوں کو کوئی توجہ ہی نہیں تھی۔ اور وہ نہایت ذلیل اور پست حالت میں تھیں۔ وہ اسیروں کی سی زندگی بسر کرتی تھیں۔ نہ ان میں تعلیم پائی جاتی تھی نہ ان کا تمدن اعلیٰ درجے کا تھا نہ ان کی تربیت کا کوئی سامان تھا جیسے افریقن علاقے ہیں کہ ان کو دنیا نے الگ پھینکا ہوا تھا اور وہ صرف بیگار اور خدمت کے کام آتے تھے ابھی مغربی افریقہ کے ایک نمائندہ آپ لوگوں کے سامنے پیش ہو چکے ہیں اس ملک کے بعض لوگ تو تعلیمیافتہ ہیں لیکن اندرون ملک میں کثرت سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو کپڑے تک نہیں پہنتے تھے اور ننگے پھرا کرتے تھے ایسے وحشی لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے ذریعہ ہزارہا لوگ اسلام میں داخل ہوئے وہاں کثرت سے عیسائیت کی تعلیم پھیل رہی تھی اور اب بھی بعض علاقوں میں عیسائیوں کا غلبہ ہے لیکن میری ہدایت کے ماتحت ان علاقوں میں ہمارے مبلغ گئے اور انہوں نے ہزاروں لوگ مشرکوں میں سے مسلمان کئے اور ہزاروں لوگ عیسائیت میں سے کھینچ کر اسلام کی طرف لے آئے۔ اس کا عیسائیوں پر اس قدر اثر ہے کہ انگلستان میں پادریوں کی ایک بہت بڑی انجمن ہے جو شاہی اختیارات رکھتی ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے عیسائیت کی تبلیغ اور اس کی نگرانی کیلئے مقرر ہے اس نے ایک کمیشن اس غرض کے لئے مقرر کیا تھا کہ وہ اس امر کے متعلق رپورٹ کرے کہ مغربی افریقہ میں عیسائیت کی ترقی کیوں رُک گئی ہے اس کمیشن نے اپنی انجمن کے سامنے جو رپورٹ پیش کی اس میں درجن سے زیادہ جگہ احمدیت کا ذکر آتا ہے اور لکھا ہے کہ اس جماعت نے عیسائیت کی ترقی کو روک دیا ہے۔ غرض مغربی افریقہ اور امریکہ دونوں ملکوں میں حبشی قومیں کثرت سے اسلام لا رہی ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان قوموں میں تبلیغ کا موقع عطا فرما کر مجھے ان اسیروں کا رستگار بنایا اور ان کی زندگی کا معیار بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

پھر اسیروں کی رُستگاری کے لحاظ سے کشمیر کا واقعہ بھی اس پیشگوئی کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے اور ہر شخص جو ان واقعات پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرے یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ہی کشمیریوں کی رُستگاری کے سامان پیدا کئے اور ان کے دشمنوں کو شکست دی۔''

(''الموعود'' تقریر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ صفحہ 155-156)

''پانچویں خبر یہ دی گئی تھی کہ اس کا نزول جلال الٰہی کے ظہور کے موجب ہو گا یہ خبر بھی میرے زمانہ میں ہی پوری ہوئی۔ چنانچہ میرے خلاف متمکن ہوتے ہی پہلی جنگ ہوئی اور اب دوسری جنگ شروع ہے جس سے

جلال الٰہی کا دنیا میں ظہور ہو رہا ہے شاید کوئی شخص کہہ دے کہ اس وقت لاکھوں کروڑوں لوگ زندہ ہیں اگر ان لڑائیوں کوتم اپنی صداقت میں پیش کر سکتے ہو تو اس طرح ہر زندہ شخص ان کو اپنی تائید میں پیش کر سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ یہ جنگیں میری صداقت کی علامت ہیں۔

اس کے متعلق میرا جواب یہ ہے کہ اگر اُن لاکھوں کروڑوں لوگوں کو جو اِس وقت زندہ ہیں ان جنگوں کی خبریں دی گئی ہیں تو یہ ہر زندہ شخص کی علامت بن سکتی ہیں اور اگر اُن کو اِن لڑائیوں کی خبریں نہیں دی گئیں تو پھر جس کو اِن جنگوں کی تفصیل بتائی گئی ہے اسی کے متعلق جلال الٰہی کا یہ ظہور کہا جائے گا۔‘‘

(’’الموعود‘‘ تقریر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ صفحہ 177)